مرثیہ (۳)

صد شکر یہ جو کچھ بھی ہے خالق کی عطا ہے

(۱)

صد شکر یہ جو کچھ بھی ہے خالق کی عطا ہے
کونین میں پھیلی ہوئی جلووٴں کی ضیاء ہے
معراجِ محمدؐ میں کوئی راز چھپا ہے
اک ہاتھ ہے جو وعدہٗ تصدیقِ وفا ہے
انوار کے طغرے پہ لکھی کرب و بلا ہے
گونجی ہوئی الحمد کی ہر سمت صدا ہے

(۲)

یہ کرب و بلا جاذبِ احساسِ نظر ہے
یہ کرب و بلا فاتحِ ایماں کی خبر ہے
یہ کرب و بلا عاشقِ اللہ کا گھر ہے
یہ کرب و بلا مطلعِ انوارِ سحر ہے
شہ نے سرِ مغرور کو مجہول کیا ہے
اس جا ورقِ جلوہ گہہِ طور کھلا ہے

www.emarsiya.com

(۳)

اے نطق قلم حق کی صدا ورد زباں کر
جو دل پہ گذرتی ہے اُسے شعلہ فشاں کر
ہر ظلم کی روداد کو اشکوں سے رواں کر
جب تک ہے رواں عظمت شبیر بیاں کر

ذروں کے کرشموں سے عیاں خاکِ شفا ہے
اس خاک میں خونِ دلِ شبیرؑ ملا ہے

(۴)

عمران کا ایسا سرِ منظر ہو تو کہہ دو
حیدرؑ کے سوا کوئی بھی حق پر ہو تو کہہ دو
گرویدۂ حق عاشقِ سرور ہو تو کہہ دو
یوں کشتیٔ اسلام کا لنگر ہو تو کہہ دو

عمران کے ایمان پہ شک جس نے کیا ہے
وہ اپنے ہی اعمال کے شعلوں میں گھرا ہے

(۵)

پروانہ صفت شمعِ شبستان کا عالم
اک نورِ محمدؐ ہے تری شان کا عالم
ہے ساحلِ مقصود پہ طوفان کا عالم
اب سوچئے عمران کے ایمان کا عالم

ہر چہرہ جہاں نورِ محمدؐ سے جدا ہے
عمران وہاں حق کی حفاظت میں لگا ہے

www.emarsiya.com

(۶)

طوفان کی گردش کا سفینہ ہے یہ عمراں
اسلام ترے عرش کا زینہ ہے یہ عمراں
نیلم کا عیاں ایسا نگینہ ہے یہ عمراں
سینہ میں لئے حق کا خزینہ ہے یہ عمراں
ایمان کی تصدیق میں کیا اِس کے سوا ہے
الزام تراشی کی جہنم میں سزا ہے

(۷)

ایمان کی پہچان ہے عمران کی جاگیر
جس خون سے ہوتی رہی اسلام کی تعمیر
ملتی ہے اُسی در سے ہر اک خواب کی تعبیر
انصاف کی شمشیر سے ہے دین کی توقیر
یہ ظلم سراسر ہے یہی جور و جفا ہے
جو صاحبِ ایماں ہے شک اسپر ہی سوا ہے

(۸)

عمران کا فرزند ہے پر نور ستارا
اِس نور کو اللہ نے کعبہ میں اتارا
اللہ کے پیاروں کا ہے واللہ یہ پیارا
حیدرؑ ہے بہ ہر گام یہی نعرہ ہمارا
جو اِس سے خفا ہے تو خدا اُس سے خفا ہے
قرآن کے اوراق میں یہ صاف لکھا ہے

www.emarsiya.com

(۹)

دیکھا جو اُسے لعلِ بد خشاں نظر آیا
ظالم کے لئے خنجر برّاں نظر آیا
اوصافِ اولو الامر میں ذیشاں نظر آیا
گذرا یہ جدھر سے چمنستاں نظر آیا
ذی ہوش زبانوں پہ جو حیدرؑ کی صدا ہے
اس نام میں قرآن کے پڑھنے کا مزا ہے

(۱۰)

پژمردۂ غفلت ہوں جگا دے مجھے ساقی
بے کیف ہوں مخمور بنا دے مجھے ساقی
چودہ ہیں کسی در پہ بٹھا دے مجھے ساقی
اک جام محبت کا پلا دے مجھے ساقی
پینے کی برائی میں بھلائی کا مزا ہے
یہ کیسی محبت ہے سزا ہی میں جزا ہے

(۱۱)

میخانوں کے آداب میں شدت نظر آئی
اِس پینے پلانے میں عبادت نظر آئی
ساقی ترے در پر مجھے جنت نظر آئی
جب شکر بجالایا تو وحدت نظر آئی
یہ مے وہ اچھوتی ہے کہ دربار ہرا ہے
صہبائے گلابی کا لہو رنگ ہوا ہے

www.emarsiya.com

(۱۲)

اب ہاتھ میں فردوس کا ساغر نظر آیا
مومن ہی ملا جو لبِ کوثر نظر آیا
ہر قطرۂ کوثر میں سمندر نظر آیا
گلشن کا ہر اک پھول گلِ تر نظر آیا
خوشبوئے معلیٰ تری جنت کی ہوا ہے
یہ جامِ علیؑ وہ ہے جہاں عطر گھلا ہے

(۱۳)

یوں آخرتِ وقت کی بنیاد ہے دنیا
بے مغز پہ لیکن ستم ایجاد ہے دنیا
آزادیٔ تقدیر سے آباد ہے دنیا
صیاد کی نظروں میں پری زاد ہے دنیا
کب ہاتھ یہ لگتی ہے یہ سمجھو کہ ہوا ہے
خوشبو کی طرح جس کو جہاں سونگھ رہا ہے

(۱۴)

کچھ ہے تو بہارِ چمنستان ہے دنیا
سوچو تو تصور میں پرستان ہے دنیا
کچھ کہتے ہیں اللہ تری شان، ہے دنیا
شیطان نما کے لئے شیطان ہے دنیا
سو رنگ سے آتش کدۂ ناز و ادا ہے
ابلیس کے چکر میں وہی رقص ترا ہے

www.emarsiya.com

(۱۵)

مسرور ہے یہ اور کبھی رنجور ہے دنیا
اربابِ نظر جلوہ گہہ طور ہے دنیا
ہنگامہ سرائی پہ دمِ صور ہے دنیا
مغرور زمانہ ہے جو مشہور ہے دنیا
دنیا جو خفا ہے تو ہر اک ہم سے خفا ہے
شیطان صفت کیوں ترا دستور بنا ہے

(۱۶)

ہر اچھے برے سے جو خبردار ہے دنیا
کہتے ہیں بہت لوگ ستمگار ہے دنیا
خونخوار ہے دنیا کہیں خونبار ہے دنیا
جنت کے سرہانے پسِ دیوار ہے دنیا
آدم کے پرستاروں کا سب ہم کو پتہ ہے
دنیا کی تگ و دو کو کوئی بھانپ رہا ہے

(۱۷)

دیکھو جو اندھیرے کو اُجالا ہے پسِ پشت
گر رات سے گزرو تو سویرا ہے پسِ پشت
ادنیٰ کی طرف دیکھو تو اعلیٰ ہے پسِ پشت
دنیا کے قریں جاؤ تو عقبیٰ ہے پسِ پشت
اِس کشمکشِ حد میں نصیری کا خدا ہے
سجدے کی ادا کہتی ہے یہ عقدہ کشا ہے

www.emarsiya.com

(۱۸)

گردش میں وہی ہے جو ہے ٹھکرائی علیؑ کی
مومن کو ملی دی ہوئی بینائی علیؑ کی
جنت رہی ہر وقت تمنائی علیؑ کی
شہزادوں نے ہر ایک ادا پائی علیؑ کی
کیا خوب شجاعت میں سخاوت کی فضا ہے
رتبہ بھی فرشتوں کو اسی در سے ملا ہے

(۱۹)

قرآن ہے شاہد وہی معصوم رہے ہیں
جن ناموں کی برکت سے شجر جھوم رہے ہیں
پروانہ صفت اہلِ نظر گھوم رہے ہیں
آ آ کے فرشتے یہی در چوم رہے ہیں
احساس کے بدلے میں جہاں پاسِ وفا ہے
چہرے کی بشاشت میں وہی حد سے سوا ہے

(۲۰)

قرآن کے لہجہ میں ہے حیدرؑ کا ترنم
اسلام ہے کُل آلِ محمدؐ کا تکلم
حسنِ علی اکبرؑ کہیں اصغرؑ کا تبسم
دشمن کے لئے شعلہ فشانی ہے جہنم
جو آلِ محمدؐ کی محبت سے پھرا ہے
قرآن میں کچھ اُس کے لئے صاف لکھا ہے

www.emarsiya.com

(۲۱)

انگڑائیاں لینے لگی حیدرؑ کی شجاعت
گل بوٹے کھلانے لگی لفظوں میں فصاحت
اسلام کی سو طرح سے بٹنے لگی طاقت
انصاف کے قدموں میں بڑھی حق کی حمایت
عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ کی صدا ہے
اے ناصر و اسلام پہ اب وقت پڑا ہے

(۲۲)

ناصر مجھے احکام مشیت کے سنادو
حالات کی سوئی ہوئی فطرت کو جگا دو
آغاز کو انجام کے عالم سے ملا دو
منشائے دلی نصرتِ حیدرؑ کا بتادو
عباسؑ کو حیدرؑ نے وہ سب سونپ دیا ہے
عمران سے جو کچھ انہیں ورثہ میں ملا ہے

(۲۳)

عباسِؑ علی جانِ امامؑ دوسرا ہے
یہ جانِ امامِ دوسرا حق کی عطا ہے
یہ حق کی عطا شاہِ شہیداں کی رضا ہے
یہ شاہِ شہیداں کی رضا دیں کی بقا ہے
یہ دیں کی بقا فاطمہؑ زہرا کی دعا ہے
یہ دیں کی بقا صبر و تحمل کا صلہ ہے

www.emarsiya.com

(۲۴)

یہ صبر و تحمل کا صلہ حق کا اثر ہے
یہ حق کا اثر فیضِ امامت کا ثمر ہے
یہ فیضِ امامت کا ثمر رشکِ قمر ہے
یہ رشکِ قمر الفتِ حیدرؑ کی نظر ہے
یہ الفت حیدرؑ کی نظر جانِ وفا ہے
یہ جان وفا مرضیٔ [illegible] کی بقا ہے

(۲۵)

وہ باپ سے ملتی ہوئی عباسؑ کی صورت
وہ نُطق وہ لہجہ وہ فصاحت وہ بلاغت
وہ عزم وہ ہمت وہ اُخوت وہ اطاعت
وہ شوکت و اقبال و حشم شیر سی ہیبت
ہر شان بتاتی ہے یہ حیدرؑ کی ادا ہے
جو کچھ بھی ہے حیدرؑ کی تمنا کا صلہ ہے

(۲۶)

نکلا ہے وہ خیمہ سے شہ دیں کا غضنفر
وہ جوشِ ولا دل میں لئے خوئے پیمبرؐ
وہ دبدبہ و زورِ شجاعت میں ہے جعفرؑ
وہ رعب و جلالت کہ نظر آتا ہے حیدرؑ
معلوم یہ ہوتا ہے علیؑ جھوم رہا ہے
لگتا ہے یہی جیسے نصیری کا خدا ہے

www.emarsiya.com

(۲۷)

جاتا ہے سوئے نہر شہ دیں کا برادر
پیاسا ہے کئی روز سے ٹوکیں نہ ستمگر
بپھرے گا جو ضیغم تو نظر آئے گا محشر
اک حملہ میں پہنچے گا ابھی گھاٹ کے اوپر
یہ میرِ وغا شانِ وغا جانِ وغا ہے
یہ کہہ کے ہر اک اپنی طرف بھاگ رہا ہے

(۲۸)

کیا چال ہے رہوار کی ناگن ہے بلا ہے
رف رف ہے سبک گام ہے یا بادِ صبا ہے
طوفان و تلاطم ہے قیامت ہے قضا ہے
یا کوئی نگاہوں کی سواری پہ چلا ہے
معراجِ محمدؐ کی ادا لیکے بڑھا ہے
رفتار کچھ ایسی ہے پسِ پشت ہوا ہے

(۲۹)

ہیبت ہے کہ اب لرزہ براندام ہے لشکر
وہ مثلِ اجل آتا ہے عباسِؑ دلاور
یہ اُس کا پسر ہے کہ جو ہے فاتحِ خیبر
کہتے تھے لرز کر یہ سبھی زمیں ستمگر
اب رن سے چلو بھاگ چلیں سر پہ قضا ہے
دریا کے نگہبانوں میں اک شور مچا ہے

www.emarsiya.com

(۳۰) تضمین مرزا دبیرؔ صاحب کے مصرع پر

ترکش سے کماں دار ہیں تیروں کو نکالے
آتے ہیں نظر چاروں طرف برچھیوں والے
نیزوں کو اُٹھائے ہوئے ڈھالوں کو سنبھالے
دہشت یہ بتاتی ہے کہ ہیں جان کے لالے
اب شمر بھی سہما ہوا کچھ دُور کھڑا ہے
کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے

(۳۱)

ہے تاب نظر کس میں نظر اُس سے ملائے
نظروں کو بچاتے ہیں لعیں منہ کو چھپائے
کہتے ہیں سبھی رن میں اب اللہ بچائے
عباسؑ کی ہیبت سے کلیجے نکل آئے
اَلْعَظَمَۃُ لِلّٰہ کی ہر لب پہ صدا ہے
اب نعرۂ عباسؑ سے رن گونج رہا ہے

(۳۲)

اک ہلکے سے حملہ میں وہ محشر نظر آیا
کوفہ کے قریں شمر کا لشکر نظر آیا
یوں جنگ میں عباسِؑ دلاور نظر آیا
حمزہؑ کبھی جعفرؑ کبھی حیدرؑ نظر آیا
صفین کا منظر وہی نظروں میں پھرا ہے
سرورؑ کا علمدار ہے کیا شانِ خدا ہے

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

(۳۳)

تلوار چمکنے لگی محشر نظر آیا
وہ برق گری طور کا منظر نظر آیا
بھگدر میں بنِ سعدِ ستمگر نظر آیا
بر بر نظر آیا کبھی خیبر نظر آیا
عباسؑ بہ انداز علیؑ جلوہ نما ہے
جبرئیلؑ کی نظروں میں علی گھوم رہا ہے

(۳۴)

یہ چاہے تو ہر ظلم و تشدد کو مٹا دے
موذی کو ابھی موت کے سائے میں سلا دے
طوفاں بھی اگر راہ میں آئے تو ہٹا دے
حملہ جو کرے کوفہ کی بنیاد ہلا دے
مشکل تو یہ ہے شاہ سے راضی بہ رضا ہے
شبیرؑ کے احکام نے مجبور کیا ہے

(۳۵)

یہ مختصراً ربط مصائب کی فضاء ہے
مشکیزے میں عباسؑ کے اک تیر لگا ہے
اس پانی میں خونِ دلِ عباسؑ بہا ہے
جب ہاتھ کٹے ہیں تو نگاہوں سے لڑا ہے
یہ نصرت اسلام کا آئینِ وفا ہے
اس غم سے فرشتوں میں بھی اک شورِ بکا ہے

(۳۶)

دنیا سے جب اے مومنوں عباسؑ سدھارے
شبیرؑ لرزتے ہوئے اکبرؑ کو پکارے
ڈیوڑھی ہوئی ویران رہوں کس کے سہارے
تنہائی میں بیٹا سبھی دشمن ہیں ہمارے
اِس عالم غربت میں یہاں کون بچا ہے
اب شیر سا بھائی بھی مجھے چھوڑ چکا ہے

(۳۷)

اتنے میں ادھر شمر نے سرورؑ کو پکارا
اب کون ہے باقی کہو لشکر میں تمہارا
جس پر تھا تمہیں ناز وہ دنیا سے سدھارا
طعنوں کے سوا کیا تھا ستمگاروں کا یارا
کونین کا آقا بڑی مشکل میں گھرا ہے
حسرت سے سوئے نہر ابھی دیکھ رہا ہے

(۳۸)

اکبرؑ نے کہا جوڑ کے ہاتھوں کو کہ بابا
مرنے کی رضا چاہیے جینے میں رہا کیا
کوئی مرے ہوتے ہوئے دے آپکو ایذا
یہ سُنکے بہت کرب سے بولے شہِ والا
اولاد کی چاہت تو ہر اک شئے سے جدا ہے
بیٹا مرے جذبات میں اک حشر بپا ہے

www.emarsiya.com

(۳۹)

کچھ کہنے کی اس حال میں باقی نہیں ہمت
اے لال مری سلب ہوئی جاتی ہے طاقت
بیٹا مری آنکھوں کی بصارت ہوئی رخصت
مرنے کے لئے ماں سے پھوپھی سے لو اجازت
فرزند تو مرنے کی رضا مانگ رہا ہے
اور باپ جھکائے ہوئے سر پاس کھڑا ہے

(۴۰)

خیمہ سے صدا دیتی ہے مادر نہیں جاؤ
مرنے کے لئے اے علی اکبرؑ نہیں جاؤ
ویران ہوا جاتا ہے اب گھر نہیں جاؤ
احسان کرو باپ کے اوپر نہیں جاؤ
مجھ سے یہ کسی نے نہیں فضہ نے کہا ہے
چہرہ شہ مظلومؑ کا اب زرد ہوا ہے

(۴۱)

گھیرے ہیں ستمگر یہاں اب کوئی نہیں ہے
تم جاتے ہو اکبرؑ یہاں اب کوئی نہیں ہے
ہمشکل پیمبرؐ یہاں اب کوئی نہیں ہے
چلاتی ہے مادر یہاں اب کوئی نہیں ہے
ہر خیمہ میں شبیرؑ کے کہرام مچا ہے
ماں سسکیاں بھرتی ہے کوئی غش میں پڑا ہے

www.emarsiya.com

(۴۲)

ہوک اٹھتی ہے گرتا ہوں اٹھا دو علی اکبرؑ
مرنے کی خبر ماں کو بتا دو علی اکبرؑ
پیری کو اب ایسی نہ سزا دو علی اکبرؑ
مُڑ مُڑ کے مجھے شکل دکھادو علی اکبرؑ
بیٹا تری رخصت سے عجب حال ہوا ہے
میں باپ ہوں اِس دل کا تمہیں کچھ بھی پتا ہے

(۴۳)

خیمہ پہ ٹہلتے تھے لرزتے ہوئے شبیرؑ
کہتے تھے مرے دل کی لٹی جاتی ہے جاگیر
دیتی تھی تسلی جو اِدھر خیمہ سے ہمشیر
کہتے تھے مٹا دیں گے لعیں نانا کی تصویر
برچھی لئے اکبرؑ کو شقی تاک رہا ہے
اس رن میں یہاں موت کا دروازہ کُھلا ہے

(۴۴)

برچھی جو لگی دل پہ پکارے علی اکبرؑ
شبیرؑ بڑھے کہہ کے ہمارے علی اکبرؑ
آواز سنا دو مرے پیارے علی اکبرؑ
کس جا ہو کہو میرے دلارے علی اکبرؑ
یہ کیسی خبر ہے کہ جگر کانپ رہا ہے
عالم تہہ و بالا ہے بھلا کیسی صدا ہے

www.emarsiya.com

(۴۵)

کیا گہن لگا تجھ کو مرے مہرِ دُرخشاں
اٹھارہ برس والے مرے شمعِ شبستاں
جو تجھ پہ ستم ڈھائیں بھلا کب ہیں مسلماں
زندہ ہوں کچھ اس طرح کہ ہوں قالبِ بے جاں
سینہ پہ بتا دو کہ کہاں زخم لگا ہے
اس غم سے مرے قلب میں طوفان اُٹھا ہے

(۴۶)

ناصرؔ جونہی اکبرؑ کے سرہانے گئے سرور
دیکھا کہ پٹختے ہیں بدن جلتی زمیں پر
تھم تھم کے اُگلتے ہیں لہو منہ سے برابر
آجاؤ مدد کرنے کو اے ساقیِ کوثر
کچھ ایسا کلیجہ علی اکبرؑ کا چھدا ہے
برچھی کی انی سبطِ نبیؐ کھینچ رہا ہے

(۴۷)

ظالم نے یہ تصویرِ نبیؐ ہائے مٹائی
اٹھارہ برس والی لٹی بن میں کمائی
اے لال جوانی یہ تجھے راس نہ آئی
کیوں چاند سے سینہ پہ ترے برچھی لگائی
خیمہ پہ بلکتی ہوئی لیلیٰؑ کی صدا ہے
شبیرؑ جواں لاش لئے کانپ رہا ہے

www.emarsiya.com

ہے کون پھوپھی جیسا ترا چاہنے والا
زینبؑ نے تجھے کتنی مرادوں سے ہے پالا
ویران جہاں کر گیا گھر بھر کا اُجالا
اُٹھ اُٹھ کے گرے پڑتے ہیں غم سے شہ والا
سناٹا ہے ڈیوڑھی پہ یہاں کون بچا ہے
اک عابدؑ بیمار ہے سو غش میں پڑا ہے

تمام شد

www.emarsiya.com